خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 19 جون 2026 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی جُود و سخا کے حوالے سے بعض روایات پیش کروں گا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مانگا۔ آپؐ نے انہیں دیا۔ پھر انہوں نے مانگا اور آپؐ نے دیا۔ انہوں نے پھر مانگا اور آپؐ نے پھر دیا یہاں تک کہ آپؐ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا

جو مال بھی میرے پاس ہو گا مَیں اسے ہرگز تم سے چھپا کر نہیں رکھوں گا۔ اور جو سوال سے بچے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے بچائے گا اور جو دنیا کے مال سے بے نیاز ہونا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا اور جو اپنے نفس پر بوجھ ڈال کر صبر کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو صبر دے گا اور صبر سے بہتر اور وسیع کسی کو کوئی نعمت نہیں دی گئی۔

ایک غزوے میں حضرت جابرؓ کا اونٹ تھک گیا اور چلنے میں سست ہو گیا جس وجہ سے وہ لشکر سے پیچھے رہ گئے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اُن کے پاس آئے اور خیریت دریافت کی۔ جابرؓ نے اونٹ کی تھکاوٹ کا ذکر کیا۔ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی کھونٹی سے اونٹ کو کھینچا اور فرمایا کہ اب اس پر سوار ہو جاؤ۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ مَیں سوار ہو گیا اور مَیں نے دیکھا کہ وہ اتنا تیز ہو گیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سواری سے بھی آگے بڑھنے لگا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وہ اونٹ جابرؓ سے ایک اوقیہ چاندی پر خرید لیا اور مدینے پہنچ کر وہ اونٹ اور اس کی قیمت دونوں حضرت جابرؓ کو دے دیے۔

ایک شخص رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوا اور کچھ مانگا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس اس وقت کچھ نہیں ہے۔ تم میرے نام سے چیزیں خرید لو جب میرے پاس کچھ آئے گا تو مَیں قیمت ادا کر دوں گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپ اس کو پہلے دے چکے ہیں اور جو آپ کی طاقت میں نہیں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا۔ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت عمرؓ کی بات ناپسند فرمائی۔ انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! آپ خرچ کریں اور خدائے ذوالعرش کی طرف سے فقر سے نہ ڈریں۔ انصاری کی اس بات پر آپؐ نے تبسّم فرمایا اور خوشی آپؐ کے چہرے سے ظاہر ہونے لگی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔

آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ایک صحابیؓ نے کھجوریں اور ککڑیاں پیش کیں۔ اسی وقت آپؐ کے پاس بحرین سے سونے کے زیورات آئے۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مٹھی بھر زیور ان کھجوروں اور ککڑیوں کے بدلے میں عطا فرما دیے۔

ایسا شخص جو مقروض فوت ہو جائے اور اس کی ادائیگی کے لیے اس نے مال نہ چھوڑا ہو تو آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسلمانوں کو ارشاد فرماتے کہ تم اپنے بھائی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔ آپؐ فرماتے مَیں مسلمانوں کا اُن کے رشتے داروں سے بھی زیادہ قریبی ہوں۔ اس لیے مومنوں میں سے جو فوت ہو اور وہ قرضہ چھوڑ جائے تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اُس کے وارثوں کا ہے۔

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت زبیرؓ کو جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑے وہاں تک جاگیر عطا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ گھوڑا دوڑ کر رُک گیا تو زبیرؓ نے اپنا کوڑا پھینکا جو دُور تک گیا۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اسے وہاں تک زمین دے دو جہاں تک اس کا کوڑا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ اپنے گھر میں آکر پوچھا کہ ہمارے گھر میں کیا ہے؟ عائشہؓ نے دو اشرفیاں نکال کر دیں کہ یہی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے ہتھیلی پر وہ اشرفیاں رکھ لیں اور فرمایا کہ کیا حال ہے اُس نبی کا جو پیچھے دو اشرفیاں چھوڑ جائے اور پھر اُسی وقت وہ اشرفیاں تقسیم فرمادیں۔

حنین کی جنگ میں چھ ہزار یا آٹھ ہزار لونڈیاں اور غلام، چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار سے زائد بھیڑ بکریاں، چار ہزار اوقیہ (چار سو نوے کلو گرام) چاندی مالِ غنیمت میں حاصل ہوئی۔ آپؐ نے مالِ غنیمت کی تقسیم کا آغاز تالیفِ قلب سے کیا۔ یہ عرب کے بڑے بڑے لوگ تھے اور اپنے اپنے قبیلوں میں شرف اور بزرگی کا مقام رکھتے تھے۔ آپؐ نے انہیں مانوس کرنے کے لیے مال عطا فرمایا۔

آپؐ نے اس موقعے پر ابوسفیان اور اُن کے بیٹوں کو اس قدر مال عطا فرمایا کہ

ابوسفیان بول اٹھے کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کریم ہیں۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ مَیں نے آپؐ سے جنگیں کی ہیں اور آپؐ کیا ہی اچھے جنگجو ہیں اور مَیں نے آپؐ سے صلح کی ہے اور آپؐ کیا ہی اچھی صلح کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

آپؐ کے پاس ایک موقعے پر بہت سی بھیڑ بکریاں تھیں۔ ایک کافر نے کہا کہ آپؐ کے پاس اس قدر بھیڑ بکریاں جمع ہیں کہ قیصر و کسریٰ کے پاس بھی اس قدر نہیں۔ آپؐ نے اسی وقت سب اس کو بخش دیں وہ اسی وقت ایمان لے آیا کہ نبی کے سوا کوئی اس قدر عظیم الشان سخاوت نہیں کر سکتا۔

غزوہ حنین والے دن ایک عورت آئی اور اس نے اشعار پڑھے جن میں آپؐ کے بنو ھوازن میں رضاعت کے دنوں کا ذکر تھا۔ آپؐ نے یہ اشعار سن کر بنو ھوازن کا سارا مال انہیں واپس کر دیا اور ساتھ ہی انہیں مزید اتنا مال عطا فرمایا کہ جس کی مالیت پانچ لاکھ درہم کے برابر تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ آنحضور ﷺ کے اخلاق فاضلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

ان میں کمال درجے کا اعتدال پایا جاتا تھا، اور ہر ایک خُلق اپنے اپنے محل اور موقعے پر ظاہر ہوتا تھا اور ان اخلاقِ فاضلہ میں آپؐ کی سخاوت بھی فی محلہٖ تھی، اور ایثار بھی فی محلہٖ ہی تھا اور کرم بھی فی محلہٖ ہی تھا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جس طرح آنحضور ﷺ کی تعلیم متوازن ہے اسی طرح آپؐ کا ہر عمل بھی اس کے مطابق متوازن تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے ہر پہلو پر غور کرنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ۞ عِبَادَاللهِ رَحِمَكُمُ اللهُ ۞ اِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ اذْكُرُوا اللهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ ۞